بات بُری لگی۔ میں نے ہنسی ہنسی میں بات کہی تھی۔ اس وقت تو جیلر صاحب چپ چاپ چل دیے۔ پھر وارڈ آیا اور بولا "تم جیلر صاحب کو اتنی بڑی بات بولتا ـــــ اب بیٹا گناہ خانے میں رہو، سارے بل نکل جائیں گے، سو بابو وہ نکل رہے ہیں۔ زبان پر بات آئی کہہ دی"۔

مجھے شنکر کی اس بات سے ذہانت کی بو آئی۔ دو ایک روز بعد میں نے اس سے پوچھا ـــــ "شنکر! تم نے ڈاکہ ڈالنا کیوں شروع کیا؟"

بولا "صاحب! ہم یہی سولہ سترہ سال کے ہوں گے، پاس کے گاؤں میں چوری ہو گئی ایک کھیت کے معاملے میں ہمارے باپ سے پٹیل کی کہا سنی ہو گئی تھی۔ بس صاحب اس نے میرا نام لکھا دیا۔ پولیس والے پکڑ کر لے گئے۔ مقدمہ چلا، ضمانت لینے والا کوئی نہ تھا۔ جیل سے ہی عدالت جاتے ـــــ پانچ مہینے مقدمہ چلا ـــــ مقدمہ کیا چلا ـــــ پیشی ہوتی اور تاریخ پڑ جاتی ـــــ پھر ایک دن پتہ چلا کہ کوئی ثبوت نہیں ملا۔ مجسٹریٹ صاحب کو میرے اوپر ترس آ گیا۔ اُس نے بے قصور کہہ کر چھوڑ دیا ہم اپنے گھر آئے ـــــ ابھی گھر آئے تھوڑے دن ہوئے تھے کہ پھر پاس پڑوس میں ایک واردات ہو گئی تھی۔ پولیس تحقیقات کرنے آئی۔ انھوں نے پوچھا "کوئی یہاں سزا یافتہ ہے ـــــ؟" گاؤں والوں نے میرا نام بتایا ـــــ بس بابو پھر پکڑے گئے ـــــ پھر اسی طرح تین مہینے میں چھوٹ گئے۔ اسی طرح تیسری بار پھر جیل آنا پڑا۔ اب ہم نے سوچا کہ جب جیل میں آنا ہی ہے تو پھر ہم بھی کچھ کریں اور پھر صاحب ہم نے ایک مارواڑی سیٹھ کے یہاں ڈاکہ ڈالا۔ ہم نے روپیہ پیسہ زیور تو ٹھیک ٹھکانے لگا دیا۔ شادی کر لی۔ لیکن قسمت میں ایک بار جیل جانا لکھا تھا پکڑے گئے اور سات سال کی سزا ہوئی۔ بیوی اکولہ میں اپنے بھائی کے ساتھ رہ رہی ہے۔ روپیہ پیسے کی کمی نہیں ہے۔ اِس سال اُس نے میٹرک پاس کیا۔ اب آگے اور پڑھے گی۔ وکالت پاس کروائیں گے۔ بس اِس کا غم ہے کہ ہم جاہل کے جاہل رہے۔ ہماری ماں پہلے مر گئی تھی۔ باپ بھی مر گیا ـــــ زمین پٹیل کے ہتھے چڑھ گئی ـــــ پر اس کا غم نہیں ـــــ اب ڈھائی سال رہ گئے ہیں، کچھ رعایت بھی ملے گی۔ اب کے چھوٹے تو ٹکٹ کٹا کے بمبئی جائیں گے اور وہاں کچھ کریں گے"۔

شنکر نے جب اپنے غم کا اظہار کیا اور کہا "ہم جاہل کے جاہل رہے" تو دراصل اس کی